باسمہ تعالیٰ شانہ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

شائع کردہ

مکتبہ دینیہ دیوبند

باسمہٖ تعالیٰ شانہٗ

مکتوباتِ شیخ الاسلام

جلد دوم

یعنی

قطب الارشاد شیخ العرب والعجم حضرت مولانا الحافظ الحاج السید حسین احمد صاحب مدنی
قدس اللہ سرہٗ العزیز (سابق صدر جمعیۃ علماء ہند و شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند) کے اُن
خطوط کا مجموعہ جو اُنھوں نے اپنے دوستوں، عزیزوں اور ارادتمندوں کو لکھے جن میں مذہبی، علمی
فقہی، ملکی، سیاسی خیالات و افکار اور مسائل کا بڑا عظیم الشان ذخیرہ موجود ہے

مرتبہ

مولانا نجم الدین صاحب اصلاحی

ناشر

مکتبۂ دینیہ دیوبند ضلع سہارن پور

قیمت:
غیر مجلد چھ روپے
مجلد: سات روپے

مطبوعہ
الجمعیتہ پریس
دہلی

باقی رہا امتحان مقابلہ یا ملازمتیں یا آفس کے ملازموں کے طعنے وغیرہ تو یہ نہایت کمزور امر ہے، سکھ امتحان مقابلہ بھی دیتے ہیں، چھوٹے بڑے عہدوں پر بھی مقرر ہیں، اپنی وردی پر مضبوطی سے قایم ہیں، کوئی ان کو ٹیڑھی اور بینکی آنکھ سے نہیں دیکھ سکتا باوجود اپنے قلیل التعداد ہونے کے سب سے زیادہ ملازمتیں اور عہدے لئے ہوئے غرّا رہے ہیں، اسی طرح ہندوؤں میں بھی بکثرت ایسے افراد اور خاندان پائے جاتے ہیں، پٹیل کی ڈاڑھی کو دیکھیے برہمو سماج وغیرہ کے بہت سے بنگالیوں اور گجراتیوں کا معائنہ کیجیے، یہ سب باتیں ہماری کمزوری کی ہیں۔

(مکاتیب شیخ الاسلام) والسلام۔ ننگ اسلاف حسین احمد غفرلہٗ۔

مکتوب نمبر ۳۶

بنام مولانا عبد الکریم صاحب مدرسہ اسلامیہ راجہ گنج پورانا فینگ ضلع سلہٹ (مشرقی پاکستان)

محترم المقام زید مجدکم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مزاج شریف۔

(بقیہ صفحہ گذشتہ) کلچر سے کلیۃً پرہیز کرے"، ہو سکتا ہو کہ ہم اس آنے والے سیلاب کا مقابلہ پوری طرح نہ کر سکیں، لیکن جب سکا مقابلہ کرتے کرتے ہمارے ہاتھ شل ہو جائیں گے، ہمارے بازوؤں میں توت نہ رہیگی، جب ہمیں موجوں کے تھپیڑے بالکل نیم مردہ کرکے ساحل کی ریت پر پھینک دینگے تو اس آخری وقت میں کم از کم اتنا اطمینان تو ضرور ہوگا کہ بزدلی کی زندگی جینے سے یہ مردانگی کی موت ہزار درجہ بہتر ہے، خوف اور بزدلی کی زندگی کفر اور نفاق کے مرادف ہے، اور احساس کمتری اسکا زبردست ثبوت ہے، ہماری یہ ذرا اپیل ہے کہ اس مکتوب عالی کو بار بار ملاحظہ فرمایا جائے۔ (اصلاحی)

(حاشیہ مکتوب نمبر ۳۶) فی زمانہ خلق خدا میں ایک شور وغوغا بپا ہو گیا ہے، کہ حضور والا معاذ اللہ اہل بدعت بن گئے ہیں۔ نقلِ کفر کفر نباشد۔

پھر ہندوستانیوں کا روئے زمین پر دشمن سب سے زیادہ کون ہے، اس کو سمجھئے اور کیا ہر مسلمان اور ہر ہندوستانی پر عقلاً، نقلاً، سیاستاً، دیانتاً فرض اور لازم نہیں ہے کہ ایسی غلامی اور بے بسی اور ہلاکت سے جلد از جلد نجات حاصل کرے، اور جس قدر بھی آگے بڑھ سکے اس میں کوتاہی نہ کرے، یہی چیز کانگریس کا نصب العین ہے اور اسی کے لئے دن و رات اس کی جد و جہد جاری ہے، اگر آپ تھوڑا سا غور کریں گے تو پتہ چلے گا کہ یہ فریضہ مسلمانوں کا ہندوستان میں بہ نسبت ہندو اور دیگر اقوام کے بدرجہا زیادہ ہے، جس کے وجوہ مخفی نہیں، مگر کانگریس کی جد و جہد خواہ کتنی ہی دھیمی کیوں نہ ہو برطانوی اقتدار کے لئے زہر ہلاہل سے زیادہ عام انگریزوں اور بالخصوص استبداد اور قدامت پسندوں کی نظروں میں ہے، اس لئے وہ ہر طرح کانگریس کے خلاف ہیں، ابتداء سے کوشش کرتے رہے، پہلے پہل مسٹر بیک انگریز پرنسپل علیگڈھ کالج نے انفرادی کوششیں کیں اور علیحدہ علیحدہ لوگوں کو مخالف بنایا بالخصوص سرسید مرحوم کو سخت متنفر کیا، پھر سر آکلینڈ کالون گورنر یوپی کو کانگریس کے بالمقابل لا کھڑا کیا، مگر جب اس سے کام چلتا نہ دیکھا گیا تو اجتماعی کوشش عمل میں لائی جانے لگی، چنانچہ اگست ۱۸۸۸ء میں علیگڈھ میں یونائیٹڈ انڈین پیٹریاٹک ایسوسی ایشن قایم کی گئی، اور اس کے مندرجہ ذیل مقاصد ذکر کئے گئے۔

ا۔ ممبرانِ پارلیمنٹ اور انگلستان کے لوگوں کو بذریعہ اخبارات و رسائل کے مطلع کرنا کہ ہندوستان کی کل قومیں اور رؤسا اور والیانِ ملک کانگریس میں شریک نہیں ہیں، اور کانگریس کی غلط بیانیوں کی تردید کرنا۔

ب۔ مسلمان اور ہندوؤں کے انجمنوں کے خیالات سے جو کانگریس کے خلاف ہیں، ممبران پارلیمنٹ اور انگلستان کو اطلاع دینا۔

ج۔ ہندوستان میں امن و امان اور برٹش گورنمنٹ کے استحکام کی کوشش کرنا اور کانگریس کے خیالات کو لوگوں کے دلوں سے دور کرنا۔